یادیں (انگریزی) از جناب رحم علی الہاشمی، تقطیع خورد، ضخامت ۹۴ صفحات، طباعت، ٹائپ اور کاغذ سب اعلیٰ۔ قیمت -/15 پتہ: جناب مصنف نمبر 6، شبلی روڈ، علی گڑھ

جناب رحم علی الہاشمی کی تمام عمر صحافت اور جرنلزم میں گزری ہے اور صحافت بھی انگریزی اور اردو دونوں زبانوں کی جن کی تحریر میں آپ کو غیر معمولی قدرت اور یدِ طولیٰ حاصل ہے، آپ نے جن اردو کتابوں کا ترجمہ انگریزی میں اور جن انگریزی کتابوں کا ترجمہ اردو میں کیا ہے (بعض انگریزی کی طویل نظموں کا ترجمہ اردو نظم میں بھی اس میں شامل ہیں) وہ سب موصوف کی مہارت فن اور استعداد کامل کا ثبوت ہے، اس حیثیت سے مشاہیر اربابِ سیاست، مصنفین و محققین، ادبا و شعرا، اساتذہ، علما، اور صوفیا سے آپ کا قریبی تعلق رہا ہے اور آپ نے ان کی سیرت کا مطالعہ دیدۂ بینا سے کیا ہے، ان سب حضرات سے متعلق اپنے تاثرات موصوف نے ۱۹۴۳ء میں قلمبند کر لئے تھے، مگر بدقسمتی سے وہ مسودہ گم ہو گیا، اب ایک عرصہ کے بعد حافظہ کی مدد سے انھیں چند مزید ناموں کے اضافہ کے ساتھ پھر قلمبند کیا ہے، یہ کتاب اسی گم شدہ مسودہ کا نقش ثانی ہے۔ شروع کے ساٹھ صفحات میں لائق مصنف نے اپنے ذاتی حالات و سوانح لکھے ہیں جو نہایت دلچسپ، موثر اور سبق آموز ہیں۔ آج کل کے نوجوانوں کو ان کا مطالعہ ضرور کرنا چاہئے تاکہ انھیں معلوم ہو کہ ذہانت کے ساتھ محنت اور لگن اور خلوص کیا چیزیں ہیں جو ایک انسان کو کہاں سے کہاں پہونچا دیتی ہیں، زبان و بیان شگفتہ و رواں اور موثر ہے، امید ہے کہ اربابِ ذوق اس کے مطالعہ سے شادکام ہوں گے۔

بانی درس نظامی ملا نظام الدین محمد از مولانا مفتی محمد رضا انصاری فرنگی محلی، تقطیع کلاں، ۲۰۳ صفحات، کتابت طباعت اور کاغذ بہتر، قیمت پندرہ روپیہ، پتہ: فرنگی محل کتاب گھر ۹ء فرنگی محل، لکھنؤ۔۳

عجیب بات ہے کہ حضرت شاہ ولی اللہ الدہلوی اور درس نظامی کے بانی ملا نظام الدین محمد

دونوں کا زمانہ ایک ہے، ایک نے دلی کو اپنے ارشاد و ہدایت و درس و موعظت کا مرکز بنایا اور دوسرے نے لکھنؤ میں بساط درس وافاضہ بچھائی، دونوں کی علمی اور دینی خدمات کا غلغلہ ہندوستان سے باہر بھی دور دور تک پہونچا اور پھران دونوں بزرگوں کے خاندان بھی ایک عرصہ تک ان کے روایات علم وعمل و افادہ وافاضہ کے الگ الگ حامل رہے، لیکن اس کے باوجود شاہ ولی اللہ کا نام بچہ بچہ کی زبان پر ہے اور ملا نظام الدین محمد فرنگی محلی سے خواص ہی واقف ہیں، عوام میں ان کا وہ چرچا نہیں، اس صورت حال کے جہاں اور داخلی وخارجی اسباب ہیں ایک سبب یہ بھی ہے کہ اول الذکر کے شخصی و ذاتی اور ان کے اولاد واحفاد کے حالات وسوانح اور ان کے علمی و دینی کارناموں پر مستقل کتابیں کثرت سے لکھی گئی اور شائع ہوئیں اور موخر الذکر پر اب تک کوئی مستقل کتاب شائع نہیں ہوئی تھی، خاندانی تاریخیں متعدد لکھی گئیں لیکن ان کا حصۂ غالب مخطوطات کی شکل میں الماریوں میں بند رہا۔ اس بنا پر بڑی سخت ضرورت تھی کہ بانی درس نظامی کا بھی مبسوط ومفصل تذکرہ لکھا جائے، یہ کتاب اس ضرورت کی باحسنِ وجوہ تکمیل کرتی ہے، لائق مصنف خود اسی خاندان کے ایک فرد ہیں، عالم ہونے کے ساتھ اردو زبان کے شگفتہ نگار اہلِ قلم ہیں، ذوقِ تحقیق فطری ہے اور پھر سب سے بڑی بات یہ کہ خاندان میں جو مخطوطات، فرامین شاہی اور خطوط و دستاویزات وغیرہا محفوظ ہیں وہ سب موصوف کے دسترس میں تھے اس بنا پر اس کتاب کو لکھنے کا حق موصوف سے زیادہ اور کسے ہو سکتا تھا اور اگر کوئی اور لکھتا بھی تو اس کا حق اس طرح ادا نہیں کر سکتا تھا۔

شروع میں بنیادی مآخذ پر روشنی ڈالنے کے بعد کتاب کا آغاز ملا نظام الدین کے والد ماجد ملا قطب الدین شہید کے نہایت دردناک اور وحشیانہ قتل کے واقعہ سے ہوا ہے، اس واقعہ کے بعد اورنگ زیب عالمگیر کی طرف سے خاندان کو فرنگی محل عطا ہوا اور یہ سب

لوگ سہالی سے فرنگی محل منتقل ہو گئے۔ ملا نظام الدین کی عمر اس وقت ۱۶ و ۱۷ برس کی ہوگی، انھوں نے تعلیم کی تکمیل یہیں کی اور پھر اپنے گھر میں ہی مدرسہ قائم کرکے درس و تدریس میں مشغول ہو گئے، علم وفن کی ایک ممتاز درسگاہ کی حیثیت سے فرنگی محل کی شہرت و عظمت جو بقول مولانا سید سلیمان ندوی کے دو سو برس تک قائم رہی، اس کا نقطۂ آغاز ملا نظام الدین کی یہی مسند درس و تدریس ہے، یہ کتاب صرف ملا نظام الدین کا تذکرہ نہیں بلکہ ان کی اولاد و احفاد اور ان کے بالواسطہ تلامذہ کا اور ساتھ ہی حضرت شاہ عبدالرزاق بانسوی جو ملا نظام الدین کے پیر و مرشد تھے، یہ کتاب ان سب حضرات کے تذکروں پر بھی مشتمل ہے جن میں ان کے خاندانی حالات، علم و فضل، اخلاق و عادات، علمی اور عملی خدمات، اور تصنیفات و تالیفات پر سیر حاصل گفتگو کی گئی ہے۔ جو کچھ لکھا ہے ممکن الحصول مآخذ کی روشنی میں تحقیق سے اور توازن و اعتدال سے لکھا ہے۔ اس سلسلہ میں بعض اشتباہ انگیز بیانات کی تردید یا ان کی وضاحت بھی کرتے چلے گئے ہیں، البتہ درس نظامی کا باب غیر تسلی بخش ہے، اس سے ہرگز یہ ثابت نہیں ہوتا کہ جس درس نظامی کا رواج عرصہ سے برصغیر ہند و پاک کے مدارس عربیہ میں ہے اس کے بانی ملا نظام الدینؒ تھے، کیونکہ اس نصاب میں ملا نظام الدین کے خاندان کے بعض علمار کی لکھی ہوئی منطق کی کتابیں ضرور شامل ہیں، لیکن اس کی ہیئت ترکیبی اس نصاب سے بڑی حد تک مختلف ہے جو فرنگی محل میں رائج تھا، وہاں سارا زور منطق و فلسفہ پر تھا اور حدیث کی تعلیم برائے نام تھی اور یہاں اگرچہ منطق و فلسفہ کو ضرورت سے زیادہ شامل رکھا گیا ہے، لیکن پھر بھی زیادہ زور حدیث، فقہ، تفسیر اور ان کے علوم پر ہے، اس بنا پر موجودہ درس نظامی درحقیقت شاہ ولی اللہ الدہلوی اور ملا نظام الدینؒ دونوں کے مکتبہائے فکر کا ایک عکس ہے اول کا زیادہ اور دوسرے کا کم۔ ہمارا یہ خیال عرصۂ دراز سے ہے اور

اس کتاب کو پڑھ کر بھی اس پر نظر ثانی کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی، بہر حال علمی تحقیق اور تاریخی حیثیت سے کتاب لائق قدر اور سزاوار تحسین ہے، امید ہے ارباب ذوق اس کے مطالعہ سے شاد کام ہوں گے۔

حیات ذاکر حسین

(از خورشید مصطفیٰ رضوی)

ڈاکٹر ذاکر حسین مرحوم کی خدمت علم اور ایثار قربانی سے بھرپور زندگی کی کہانی جس پر پروفیسر رشید احمد صدیقی نے پیش لفظ تحریر فرما کر قابل رشک و تحسین بنا دیا ہے۔

- یہ کتاب متعدد انگریزی اور اردو کتابوں ملکی وغیر ملکی اخبارات و رسائل کی چھان بین کے بعد قلمبند کی گئی ہے۔
- مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کی تاریخ کے اہم ترین باب یعنی ذاکر صاحب کے زمانے کے حالات و واقعات تحقیق کی روشنی میں بیان کی گئی۔
- اس کے علاوہ ذاکر صاحب کا عکس تحریر بھی کتاب کی زینت ہے جن میں انھوں نے اپنا کچھ حال اپنے قلم سے تحریر کیا ہے۔

سائز ۲۰×۳۰/۱۶ چھوٹی تقطیع صفحات ۳۶۸

قیمت غیر مجلد -/؟

ندوۃ المصنفین، اُردو بازار، جامع مسجد دہلی ۶